سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مکرم ومحترم جناب مولانا سید محمد یوسف صاحب دام مجدکم السامي

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ مع الخیر کراچی پہنچ گیا، آپ کا مرسلہ کارڈ بہاول نگر مل گیا تھا، یہاں پہنچ کر جہاں تک احقر نے حالات کا جائزہ لیا، اطمینان بخش پایا۔ بڑا سوال سرمایہ کا ہوتا ہے، وہ بڑی حد تک تسلی بخش ہے۔ یہاں آپ کی خدمت میں جو بھی پیشکش ہوگی وہ موجودہ صورت سے بہرحال زیادہ ہوگی۔ اس کے باجود میری رائے پھر بھی یہ ہے کہ آپ ایک بار وطن کے ارادہ سے سفر کریں، اور بچشم خود بھی حالات ملاحظہ فرمالیں، تاکہ خدانہ کرے اگر کوئی امر قابلِ گرانی ہو اور یہاں قیام منظور نہ فرمائیں تو پھر اپنی جگہ واپسی ممکن ہو۔

برادرم! یہ احتیاطی کلمات اس لیے لکھ رہا ہوں کہ جو صورت یہاں ہے اس میں میرا ما لکانہ یا بزرگانہ تصرف نہیں ہے، آپ کی طرح یا آپ سے کسی درجہ کم ہی میرا تعلق ہوگا، البتہ جہاں تک دیانت وامانت کے ساتھ مشورہ مخلصانہ اور دوستانہ دیا جاسکتا ہے دے رہا ہوں۔ مزید اطمینان کی خاطر محترم المقام جناب مولانا احتشام الحق صاحب کا مکتوب جو سرِدست مدرسہ کے مہتمم ہیں، اپنے عریضہ کے ساتھ منسلک کررہا ہوں، خدانہ کرے اگر کسی وجہ سے جناب نے ہماری رفاقت منظور نہ فرمائی، تو میری یہ سعی ہوگی کہ مفت کی زیرباری جناب پر نہ ہو۔ مکان کا مسئلہ اس دور میں ہر جگہ ایک لاینحل مسئلہ ہے، لیکن یہاں ان شاء اللہ تعالیٰ! اس کا بھی انتظام موجود ہے۔ یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ جو حیثیت میں نے مولانا موصوف کی ظاہر کی ہے درحقیقت ان کی حیثیت ایک بانی کی ہے، اس لیے اس بارے میں ان کی تحریر آپ بڑی ذمہ دارانہ تحریر سمجھیں، زیادہ بجز شوقِ ملاقات کیا عرض کروں! فقط

بندہ محمد بدرِ عالم عفا اللہ عنہ..... بزرٹہ لائن صدر کراچی

مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

محترم بندہ جناب مولانا یوسف صاحب دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں حوادثِ ایام سے بچ کر یہاں پہنچ گیا، **فللّٰہ الحمد علیٰ ما أنعم**، مگر افسوس کہ میرے پہنچنے سے ایک ہفتہ قبل آپ یہاں سے روانہ ہو چکے تھے، کاش! اگر ملاقات میسر آجاتی تو تھوڑی سی دیر کے لیے علمی صحبت تازہ کرتا۔ اب ایک مجسم جہل کی تاریکی میں ہوں، علم کی خوشبو سونگھنے کو ترستا ہوں۔ ''ترجمان السنۃ'' اپنی عمر کا شاہکار سمجھتا تھا، اور اس کی تکمیل سعادتِ دارین تصور کرتا تھا، افسوس کہ جو حصہ طبع ہو گیا تھا اس کا حشر معلوم نہیں، اور آئندہ کے لیے بھی بظاہر اس سلسلہ سے محرومی نظر آرہی ہے، **إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون ، وکم حسراتٍ في بطون المقابر**۔

دوسرے زندگی بھی چھوٹی اور اور تالیف کی خدمت سے بھی ہاتھ خالی ہو گئے۔ دنیا کو علمی ذوق گو اس سے پہلے ہی ختم ہو چکا تھا، لیکن اپنے دل بہلانے کو تو ایک سامان مل گیا تھا، مگر افسوس صد افسوس کہ:

اب ہائے کوئی تارِ گریباں نہیں رہا وحشت میں دل بہلنے کا ساماں نہیں رہا

وطن، مال واسباب کی جدائی کوئی غم نہیں ہے، غم علمی صحبت کے خاتمے کا ہے۔ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہمارا ادارہ سب کا سب فتنوں کی نذر ہو گیا۔ اسی میں مجلسِ علمی کی وہ جلد بھی شامل تھی جو تصنیف کے سلسلہ میں ''**الفتح الرباني بتبویب مسند أحمد**'' کی احقر نے منگوائی تھی، یہ نقصانِ عظیم مجلسِ علمی کا بھی ہوا، لیکن اتنے بڑے ذخیرے کے تلف ہو جانے کے بعد اس نقصان پر صبر کرنا آپ کو آسان ہوگا۔ غیر متوقع اور غیر اختیاری حوادث میں میری باعث جو نقصان ہوا اُمید ہے کہ وہ قابلِ معذوری تصور ہوگا۔ معلوم نہیں ہے کہ جناب مولانا احمد رضا صاحب کہاں ہیں؟ اگر وہاں موجود ہوں تو ان کی خدمت میں میری جانب سے یہ معذرت پیش کردیں، امید نہیں تھی کہ وہ وہاں تشریف فرما ہوں گے، اس لیے ان کی خدمت میں عریضہ ارسال نہیں کیا، موجودگی معلوم ہونے پر مستقل عریضہ لکھوں گا۔ دعا سے فراموش نہ فرمائیں، حسنِ خاتمہ کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ یہ دعا فرمائیں کہ جو ساعاتِ حیات باقی ہیں، اللہ تعالیٰ ان میں علمی خدمت سے محروم نہ فرمائیں۔

نئی محفل رچا لینا، نیا مدرسہ بنا لینا، نئی مجلس قائم کر لینی، غرض اپنی غرض کے لیے نئی نئی اسکیمیں تیار کر لینا احقر کے نزدیک مشکل نہیں، مشکل یہ ہے کہ ایسا موقع میسر آجائے جہاں دین کی صحیح خدمت ادا ہو سکے، ورنہ خطیب بن کر، واعظ بن کر اور اس قسم کے دس دھندے بنا بنا کر دین کا ڈھنڈورا پیٹنا کیا مشکل ہے؟! جس استغناء سے عمر گزری آپ کے سامنے ہے، دعا فرمائیں کہ یہ نازک شیشہ اب بھی خدا تعالیٰ صحیح وسالم ہی رکھے، **آمین برحمتک یا أرحم الراحمین**. حاجی میاں صاحب سے سلام۔
اگر حضرت صاحب کابلی سے ملاقات ہو تو احقر کا دست بستہ سلام کہہ دیں۔

وانا العبد الضعیف: محمد بدر عالم عفا اللہ عنہ